© rasailojaraid.com

بہر حال مجموعی اعتبار سے یہ نمبر بڑا قابلِ قدر اور لائقِ توجہ ہے۔ اس نمبر کے مرتب حضرات لائق مبارکباد ہیں کہ انھوں نے وقت کی ضرورت کا بروقت احساس کیا اور ایک ایسا ضخیم نمبر شائع کر دیا جس کو تحریک علی گڈھ کی تاریخ کا ایک اہم باب کہا جا سکتا ہے! ضرورت ہے کہ اس نمبر کے دوسرے حصہ کو اور زیادہ جامع بنا کر اس کو مستقل کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے۔

اسلامک لٹریچر کا اسلامی اسٹیٹ نمبر مرتبہ جناب مظہر الدین صاحب صدیقی۔ تقطیع کلاں، ضخامت ۱۵۰ صفحات ٹائپ جلی اور روشن گٹ اپ خوبصورت اور دل کش قیمت دو روپیہ پتہ:۔ شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور۔

پاکستان کے قیام کے بعد سے یہ مسئلہ عام طور پر بحث و تمحیص کا موضوع ہوا ہے کہ اسلام میں اسٹیٹ کا کیا تصور ہے اور اس کی عملی شکل کیا ہونی چاہئے اس مسئلہ میں الجھاؤ زیادہ تر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے مفکرین عام طور پر اسلامی تعلیمات کے قامتِ موزوں پر جدید اصطلاحات و تصورات کا جامہ راست کرنا چاہتے ہیں اور چوں کہ قرآن و حدیث میں کہیں خاص اسٹیٹ کے عنوان سے کوئی باب نہیں ہے اس بنا پر ہر شخص اپنے اپنے فکر کے مطابق اس مسئلہ کی توضیح و تشریح کرتا ہے۔ حالانکہ اسلامی اسٹیٹ کا تعلق مادی قوانین و اصولِ معیشت سے اتنا نہیں ہے جتنا کہ دل سے اور ایمان باللہ سے ہے۔ وہی ایک عمل ہے جو ابو بکر صدیق اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) سے سرزد ہو تو عین اسلامی اسٹیٹ کا حکم ہے۔ لیکن ہلاکو خاں۔ چنگیز یا تیمور لنگ سے صادر ہو تو اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلامی اسٹیٹ دستور ساز اسمبلی کے سہارے نہ کبھی قائم ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ بلکہ جس اسٹیٹ کو مسلمان "امۃً وسطاً" اور "تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر" کا صحیح مصداق بن کر چلائیں گے در اصل وہی اسٹیٹ اسلامی اسٹیٹ ہوگی۔ "درویش صفت باش و کلاہ تتری دار"

بہر حال چوں کہ آج کل یہ مسئلہ اہم موضوعِ بحث بنا ہوا ہے اس لئے لاہور کے مشہور انگریزی

© rasailojaraid.com